

شرح : میں صبح و شام خدا سے قادر و توانا سے دعا کرتا رہتا ہوں کہ مملکت کے گھوڑے کی باگ تیرے ہاتھ میں رہے۔

۶۔ شرح : میں تجھے اپنا سکندر ماننے بیٹھا ہوں اور تجھ سے ملنے کو باعثِ فخر سمجھتا ہوں، اگرچہ مجھے خضرؑ کی ملاقات سے بھی شرف حاصل ہے۔ مطلب یہ کہ میرا علمی ذوق علم و عرفان کے پیکر حضرت خضرؑ سے بھی استفادہ کرتا رہتا ہے۔ تو ثروت و برتری میں میرے لیے سکندر کی چشیت رکھتا ہے۔

۷۔ لغات : رِبُو : مکرو فریب

رِیَا : دکھاوا، نمود، نمائش

اہل خرابات : لفظی معنی شراب خانے کے رند،

مجازی معنی وہ لوگ، جن کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے، راست باز، اہل صلاح و تقویٰ۔

شرح : اگرچہ غالب خاک نشین یعنی عاجز و مسکین ہے، تاہم اس کا ظاہر و باطن ایک ہے، لہذا اس پر مکرو فریب یا ریاکاری کا گمان نہ ہونا چاہیئے یعنی اس نے جو کچھ کہا ہے، وہ عین خلوص اور دلی ارادت پر مبنی ہے۔

۶۔ بیانِ مُصنّف

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی	اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے
سولپست سے ہے پیشہ آباسپیگری	کچھ شاعری ذریعہٴ عزت نہیں مجھے
آزادہ رو ہوں اور مرا مسلک سے صلح کل	ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے
کیا کم ہے یہ شرف کہ ظفر کا غلام ہوں	مانا کہ جاہ و منصب و ثروت نہیں مجھے
استادِ شہ سے ہو مجھے برخواستہ کا خلیفہ	یہ تابِ یہ محال، یہ طاقت نہیں مجھے